© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دل کی بات

انجام گلستان کیاہوگا ----

سب سے پہلے تمام مؤمنین اہل سنت کو اسلامی سال نو ۱۴۲۱ھ کے آغاز پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جب تک دنیا قائم ہے یہ لیل و نہار یونہی الٹتے اور پلٹتے رہیں گے۔

تلک الایام نداولها بین الناس

محرم پھر آ گیا ہے۔ اور حسبِ سابق اپنے لوازمات اور خود ساختہ روایات کے ساتھ آیا ہے۔ ہمارے ہاں اس ماہ کی خود ساختہ تقدیس کا تصور بھی ماورائی ہے۔ ان افعال شنیعہ اور لہو و لعب کو تہذیب و ثقافت کے نام پر ہم سال بھر نہ صرف روا رکھتے ہیں بلکہ اُن کی ترویج و اشاعت میں مبنی تمام تر توانائیاں صرف کر کے اُن کے جواز میں دلائل کے انبار لگاتے ہیں مگر جونہی محرم کا آغاز ہوتا ہے تو ایک خاص سازش کے تحت وہ سب اعمال بد شجرِ ممنوعہ قرار دے دیئے جاتے ہیں۔

جو مقامات سال بھر مقدس نہیں ہوتے ان ایام میں تقدیس و احترام کے زمرے میں آ جاتے ہیں۔ انہیں ایام میں خاص طور پر امن و امان کا مسئلہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ جبکہ سال کے گیارہ مہینوں میں قیام امن کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ غرض پورے ملک میں خود ساختہ دھرم کی تقدیس کے نام پر ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو صرف رمضان المبارک اور حج کے مہینے ہی مقدس ہیں۔ اور قرآن کریم کے واضح حکم کے بعد کسی انسانی تصور کی دین میں کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ بحیثیت ایک مسلمان کے ہم اسی حکم کے پابند ہیں لیکن یہاں رواداری کے نام پر ایک باطل اور جارح اقلیت کے عقائد و نظریات کو جبراً اور قانوناً ملک کی واضح اکثریت پر ٹھونسا جا رہا ہے۔ امن و امان کے مسئلہ کو ہی لیجیئے کہ پاکستان میں تمام غیر مسلم اقلیتیں موجود ہیں (ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ) مگر انکے مذہبی تہواروں پر امن و امان کا مسئلہ کھڑا نہیں ہوتا جبکہ محرم کی آمد پر ایک اقلیت کا طرزِ عمل ہمارے ملک کے امن کیلئے خطرہ بن جاتا ہے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ مذکورہ اقلیت وحدتِ اُمت کی علمبردار بھی ہے اور انتشار امت کا باعث بھی۔ یہی منافقانہ طرز عمل ہی ملک میں بدامنی کا سرچشمہ ہے۔ موسیقی کو روح کی غذا اور سکون کا ذریعہ قرار دینے والے ایام محرم میں اسے حرام قرار دیتے ہیں۔ اور میڈیا پر نام نہاد تقدیس کو بنیاد بنا کر اس کو بند کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ انہی کے اصول کے مطابق محرم میں ان کیلئے موسیقی زیادہ سکون آور ہو سکتی ہے۔ ذرائع سفر، بسوں اور ویگنوں میں مسافروں کو جبراً لچر اور فحش گانے سنائے جاتے ہیں اور اس ظالمانہ عمل کو روکنے والا معتوب، قابلِ گردن زدنی اور رجعت پسند قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ ماہِ محرم میں یہاں بھی موسیقی خلافِ اسلام ہو جاتی ہے اور اُن کی جگہ نوحے اور مرثیے عینِ اسلام قرار پا جاتے ہیں۔

پاکستان ریلوے نے خیبر میل میں اوپن موسیقی پروگرام شروع کر دیا ہے۔ سپیکر کھلے ہوئے ہیں۔ اور ہر مسافر کو جبراً تمام لغویات سنائی جا رہی ہیں۔ حکام کو اس کا کچھ احساس نہیں کہ کون کس حالت میں ہے۔ مگر وہ اپنی من مانی کر کے ملک کی ایک قابل احترام کمیونٹی کے بنیادی حقوق اور جذبات کو نہایت بے شرمی کے ساتھ پامال کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۹۲ پر